Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST 11 METROVILLE 3 BLOCK 1 SCEME 33 GULZAR HIJRI KARACHI
For online Islamic fatwas, visit our website.
www.arifululoom.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
MADARSA ARIF UL ULOOM

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی 11 میٹرو ول 3 بلاک 1، اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی
0322-6444659 0333-6444659

عنوان: بیٹی والدین کی زندگی میں انتقال کر گئی اب اس کی اولاد کا والدین کی جائیداد میں حصہ ہو گا		
کتاب: فرائض	باب: ترکہ اور اس کا استحقاق	فصل:
فتوی نمبر: 573	22 جمادی الاولیٰ 1448ھ / 3 نومبر 2026ء	

سوال: **استفتاء / سوالنامہ برائے دار الافتاء**

بخدمت جناب مفتی صاحب / دار الافتاء (دامت برکاتہم)

موضوع: تمام ۵ پلاٹوں (واقع آل پاکستان نیوز پیپر ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی – APNEC، کے ڈی اے اسکیم 33، گلزارِ ہجری، کراچی) کے شرعی حصہ داران، تقسیم کا طریقہ کار، اور متوفیان کے تناسخ کی شرعی وضاحت

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ)
ایس ٹی ۱۱، میٹرو ول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش یہ ہے کہ میں طارق احمد ولد خلیل احمد مرحوم اپنے تمام خاندانی ورثاء کی طرف سے درج ذیل خاندانی جائیداد (واقع آل پاکستان نیوز پیپر ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی – APNEC، کے ڈی اے اسکیم 33، گلزارِ ہجری، کراچی) اور سلسلۂ وفات (تناسخ) پر دار الافتاء سے حتمی شرعی رہنمائی و فتویٰ کا طالب ہوں:

۱۔ خاندانی پلاٹوں کی تفصیلات (کل ۵ پلاٹس – واقع آل پاکستان نیوز پیپر ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی – APNEC، کے ڈی اے اسکیم 33، گلزارِ ہجری، کراچی):

شمار	مالک پلاٹ (متوفی)	پلاٹ نمبر	سیکٹر	رقبہ (گز)	کیفیت / وضاحت
1	خلیل احمد (والد)	پلاٹ # 151	سیکٹر A/55	187.70	متوفی والد کا ذاتی پلاٹ

2	خلیل احمد (والد)	پلاٹ # 36	سیکٹر A/55	120.00	پہلے نغمہ زرین کے نام تھا، ان کی وفات کے بعد والد نے والدہ کی رضامندی سے اپنے نام منتقل کروایا تھا
3	شمیمہ بانو (والدہ)	پلاٹ # 47	سیکٹر A/55	210.00	متوفیہ والدہ کا ذاتی پلاٹ
4	روشن ناز (بہن)	پلاٹ # 140	سیکٹر A/55	120.00	متوفیہ غیر شادی شدہ بہن
5	سلمیٰ زرین (بہن)	پلاٹ # 04	سیکٹر A/45	120.00	متوفیہ غیر شادی شدہ بہن

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ایچ ۱۱، میٹرو ول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

۲۔ خاندان میں بالترتیب وفات کا سلسلہ (کل ۷ متوفیان):

ترتیب	متوفی کا نام و رشتہ / تاریخ وفات	ورثاء بوقت وفات / تفصیل
1	رخسانہ ناز (دختر / بہن) 17 اکتوبر 2009ء	شادی شدہ (ورثاء: شوہر محمد رفیق، ایک بیٹا سید مبشر حسین، ۲ بیٹیاں صبا رفیق، عنبرین رفیق)
2	نغمہ زرین (دختر / بہن) 13 اکتوبر 2012ء	غیر شادی شدہ

3	خلیل احمد (والد) 06 دسمبر 2016ء	بیوہ شمیمہ بانو، 2 بیٹے (طارق، خالد)، 3 بیٹیاں (زیبا، روشن، سلمیٰ)
4	شمیمہ بانو (والدہ) 14 اپریل 2022ء	2 بیٹے (طارق، خالد)، 3 بیٹیاں (زیبا، روشن، سلمیٰ)
5	روشن ناز (بہن) 21 جولائی 2022ء	غیر شادی شدہ
6	سلمیٰ زرین (بہن) 04 مارچ 2025ء	غیر شادی شدہ
7	خالد احمد (بھائی) 27 مارچ 2025ء	شادی شدہ (ورثاء: بیوہ زرقا اسرائیل، ابیٹا محمد بن خالد، ابیٹی جویریہ بنت خالد)

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

۳۔ تمام فریقین / ورثاء کی موجودہ تفصیل:

شمار	فریق / نام وارث	تفصیل قرابت و ورثاء
1	طارق احمد	بیٹا / بھائی (سائل)
2	زیبا محمود	بیٹی / بہن
3	ورثاء خالد احمد مرحوم	زرقا اسرائیل (بیوہ)، محمد بن خالد (بیٹا)، جویریہ بنت خالد (بیٹی)

4 ورثاء رخسانہ ناز مرحومہ محمد رفیق (شوہر)، سید مبشر حسین (بیٹا)، صبا رفیق (بیٹی)، عنبرین رفیق (بیٹی)

سوالات برائے مفتی صاحب:

۱۔ رخسانہ ناز مرحومہ چونکہ تمام افراد میں سب سے پہلے (2009ء میں) وفات پاچکی تھیں، کیا ان کے ورثاء (شوہر اور بچوں) کا بعد میں وفات پانے والے والد، والدہ یا بہنوں کے کسی بھی پلاٹ / ترکے میں کوئی شرعی حصہ بنتا ہے یا نہیں؟

۲۔ قرآن و سنت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں اس بات کی مکمل اور واضح حکمت کیا ہے کہ رخسانہ ناز مرحومہ کے ورثاء (شوہر اور بچوں) کا بعد میں وفات پانے والے والد، والدہ یا بہنوں کے ترکے میں حصہ نہیں رکھا گیا؟ نیز اگر وہ شرعی طریقے سے الگ ہوتے ہیں تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم اور ہدایت ہے؟ (برائے مہربانی اس کی ایسی مدلل وضاحت فرمائیں تاکہ پڑھنے کے بعد تمام متعلقین کو مکمل اطمینان حاصل ہو اور کسی کے دل میں کوئی اعتراض یا ناراضگی نہ رہے۔)

۳۔ ان تمام ۵ پلاٹوں میں بالترتیب کون کون سے افراد شرعی حصہ دار بنتے ہیں، نیز تمام ۵ پلاٹوں اور جائیداد کی شرعی تقسیم کا عمل اور طریقہ کار کیا ہوگا؟

درخواست گزار / سائل: طارق احمد (متوفیان کا بیٹا اور بھائی)

رابطہ نمبر: _____

تاریخ: 10 اکتوبر 2026ء / 28 ربیع الأول 1448ھ

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً

مسلمان وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین کو صدق دل سے تسلیم کرے اور اس پر عمل کرے، اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی حکم حکمت سے خالی نہیں ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہمیں ہر حکم کی حکمت معلوم بھی ہو جائے، بعض احکام شرعیہ کی حکمتیں واضح ہونے کی وجہ سے معلوم ہو جاتی ہیں اور بعض کی نہیں، لیکن مسلمان کی شان یہ ہے کہ اس کے سامنے جب کوئی حکم شرعی

آجائے تو وہ سر تسلیم خم کر دے، اپنی گردن جھکادے اور بے چون چرا اس کے حکم کو مانے اگر وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ وہ دینی حکم پر اعتراض کرتا ہے تو اس کا اسلام پر قائم رہنا بھی مشکوک ہو جاتا ہے اور ایسا شخص کفر کی سرحد کے قریب ہو جاتا ہے (العیاذ باللہ)۔

دنیا کے حکمرانوں کے اوامر اور احکام کی حکمتیں اگر کسی شخص پر ظاہر نہ ہوں اور وہ یہ کہے کہ جب تک ان احکام کی حکمتیں ظاہر نہیں ہوتی اس وقت تک میں ان پر عمل نہیں کروں گا تو ایسا شخص باغی وقت کہلائے گا اور سزا کا مستحق ہو گا جب معمولی حاکم کے احکامات کی حکمتیں معلوم نہ ہونے کے باوجود ان احکامات پر عمل ضروری ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر اس وجہ سے عمل نہ کرنا کہ ہماری ناقص عقل میں اس کی حکمت واضح نہیں یہ بھی دین اسلام سے غداری ہے۔

شریعت مطہرہ کا اصول یہ ہے کہ اگر کسی بیٹے / بیٹی کا انتقال اپنے والدین کی زندگی میں ہو جاتا ہے تو وہ بیٹا / بیٹی اور ان کی اولاد اپنے والدین کے ترکہ میں حصہ دار نہیں ہوں گے، بلکہ والدین کا تمام ترکہ ان کے انتقال کے وقت موجود زندہ اولاد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

صورت مسؤلہ میں رخسانہ ناز کا انتقال اپنے والدین کی زندگی میں ہوا اور دیگر بہن بھائیوں کی وفات سے پہلے اس کا انتقال ہوا ہے، اس لئے رخسانہ ناز اور ان کے ورثاء (یعنی شوہر، بیٹا، دو بیٹیاں) اپنے والدین یا بہن بھائیوں کے ترکہ میں حصہ دار نہ ہوں گے، اگر رخسانہ ناز کے ورثاء سوال میں مذکورہ مرحومین کی جائیداد میں مطالبہ کرتے ہیں یا ان کے کسی حصہ پر قبضہ کرتے ہیں تو یہ فعل شرعاً ناجائز اور حرام ہے اور ایسا کرنے سے رخسانہ ناز کے ورثاء عند اللہ مجرم ہوں گے۔ البتہ اگر مذکورہ مرحومین کے ورثاء (یعنی طارق، زیبا محمود، مرحوم خالد کے ورثاء) اپنی خوشی سے رخسانہ ناز کی اولاد کو کچھ حصہ دینا چاہتے ہیں تو یہ شرعاً درست ہے۔

سوال میں مذکور مرحوم خلیل احمد کے انتقال کے وقت ان کے ورثاء میں ان کی بیوہ (شمیمہ بانو) دو بیٹے (طارق، خالد) اور تین بیٹیاں (سلمٰی زرین، روشن ناز، زیبا محمود) حیات تھیں، پھر شمیمہ بانو کا انتقال ہوا، اس کے بعد روشن ناز کا انتقال ہوا (اور یہ غیر شادی شدہ تھیں) پھر اس کے بعد سلمٰی زرین (یہ بھی غیر شادی شدہ تھیں) کا انتقال ہوا، پھر اس کے بعد خالد کا انتقال ہوا، اور اب مرحوم خلیل احمد، مرحومہ شمیمہ بانو، مرحومہ روشن ناز، مرحومہ سلمٰی رزین، کے موجودہ ورثاء میں طارق، زیبا محمود، مرحوم خالد کی بیوہ (زرقا)، مرحوم خالد کا بیٹا (محمد) اور مرحوم خالد کی بیٹی (جویریہ) حیات ہیں، لہذا مذکورہ مرحومین کا ترکہ ان ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔

مرحومین کے ترکہ کو تقسیم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرحومین کے حقوق مقدمہ یعنی تجہیز و تکفین کا خرچہ نکالنے کے بعد، اگر مرحومین پر کوئی قرضہ ہو تو اسے ادا کر کے، اور اگر مرحومین نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو اسے ایک تہائی مال سے نافذ کر کے بقیہ کل جائیداد منقولہ

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ)
ایس بی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

وغیر منقولہ کو60 حصوں میں تقسیم کیا جائے،طارق کو24 حصے،زیبا محمود کو12 حصے،مرحوم خالد کی بیوہ(زرقا)کو3 حصے،مرحوم خالد کے بیٹے(محمد بن خالد)کو14 حصے اور مرحوم خالد کی بیٹی (جویریہ بنت خالد)کو7 حصے ملیں گے۔

صورت تقسیم یہ ہوگی:

مورث اول: خلیل احمد

60/5

م ـــــــــــــــــــــــــــــــ ت

بیٹا	بیٹا	بیٹی
خالد	طارق	زیبا محمود
2	2	1
	24	12

مورث ثانی: خالد

24/8 12   مف:2   3

م ـــــــــــــــــــــــــــــــ ت

بیوہ	بیٹا	بیٹی
زرقا	محمد	جویریہ
1	7	
3	14	7

یعنی مرحومین کی جائیداد میں سے طارق کو40 فیصد حصہ،زیبا محمود کو20 فیصد حصہ،مرحوم خالد کی بیوہ (زرقا) کو5 فیصد حصہ،مرحوم خالد کے بیٹے(محمد) کو23.33 فیصد حصہ اور مرحوم خالد کی بیٹی(جویریہ)کو 11.66 فیصد حصہ ملے گا۔

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

مشکاۃ المصابیح میں ہے:

"عن سعيد بن زيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «من أخذ شبراً من الأرض ظلماً، فإنه يطوقه يوم القيامة من سبع أرضين".

(کتاب البیوع باب الغصب والعاریۃ، ۲/۸۸۷ رقم ۲۹۳۸ ط المکتب الاسلامی)

ترجمہ:" حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (کسی کی) بالشت بھر زمین بھی از راہِ ظلم لے گا، قیامت کے دن ساتوں زمینوں میں سے اتنی ہی زمین اس کے گلے میں طوق کے طور پر ڈالی جائے گی۔"

وَعَن أَبِي حرَّة الرقاشِي عَن عَمه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «أَلَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيّ فِي الْمُجْتَبى

(کتاب البیوع ،باب الغصب والعاریۃ ۲/۸۸۹ رقم ۲۹۴۶ ط المکتب الاسلامی)

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار تم کسی پر ظلم مت کرو کسی آدمی کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی دوسرے کا مال اس کی اجازت کے بغیر استعمال کرے۔

وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: «أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللَّهُ عز وجل أَنْ يَحْفِرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرَضِينَ ثُمَّ يُطَوَّقَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ». رَوَاهُ أَحْمد

(کتاب البیوع ،باب الغصب والعاریۃ ۲/۸۹۲ رقم ۲۹۶۰ ط المکتب الاسلامی)

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی کی زمین ایک بالشت بھر بھی ظلماً قبضہ کرلی کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس قبضہ کرنے والے کو اس بات کا مکلف بنائیں گیں کہ وہ سات زمینیں تک مٹی کھود کر اس کے گلے کا طوق بنادیا جائے گا۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ)
ایس بی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی